Syllabus 3248

Paper-1

Cambridge O Level

Second Language Urdu 3248

BOOKMARK

نظرثانی شُدہ طباعت دوم

کاوشِ جدیدُ

نصاب برائے امتحانات 2024-2025-2026

نمونے کا دوسرا پرچہ

Sample Practice Paper - 2

غلام وارث اقبال

نمونے کا دوسرا پرچہ

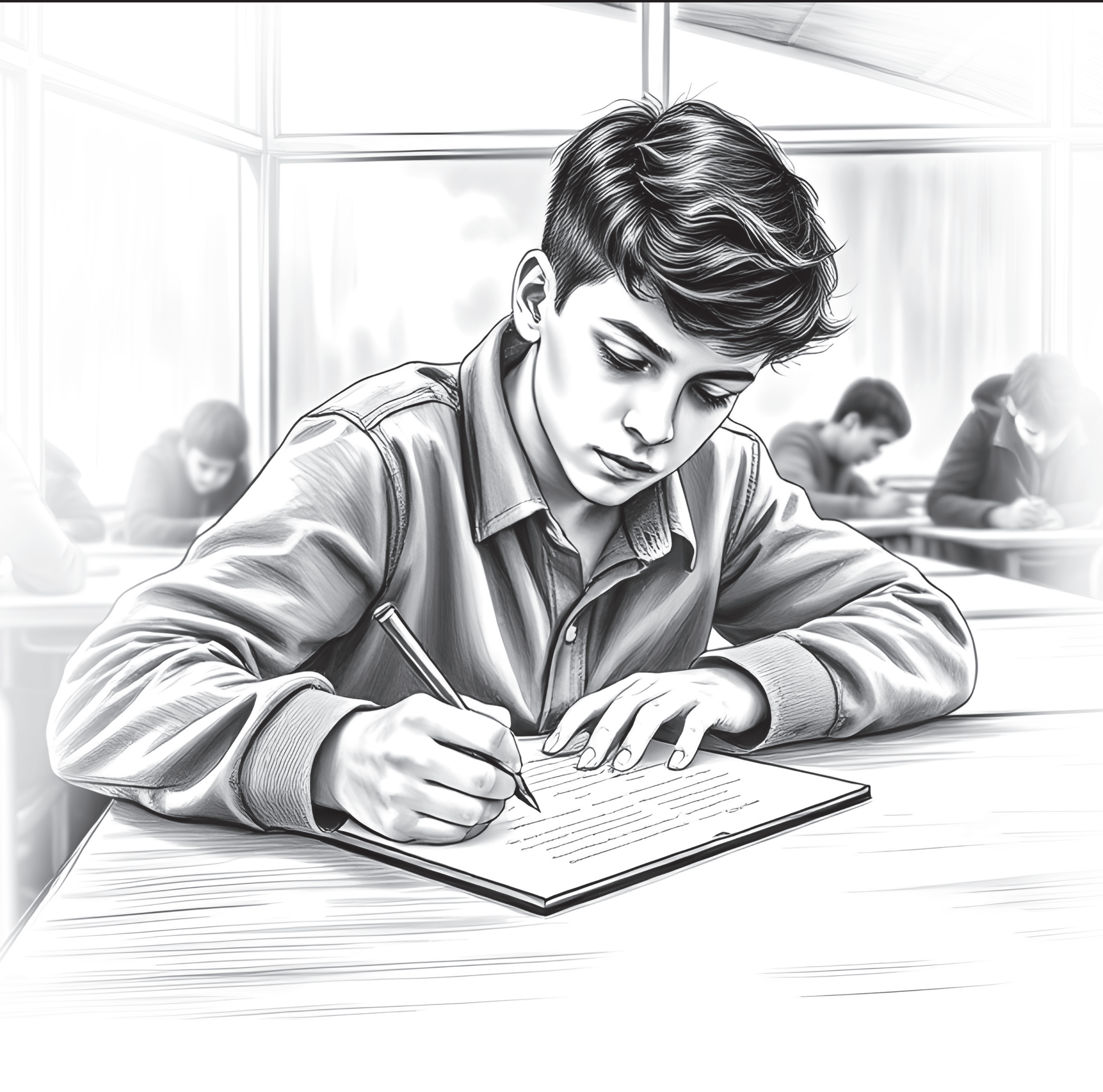

Sample Practice Paper - 2

اِنتباہ: نمونے کا یہ پرچہ محض مشق کے لیے بنایا گیا ایک فرضی پرچہ ہے۔

پرچہ اوّل

اولیول اُردُو 3248 کے نئے نصاب، برائے 2024، 2025 اور 2026 کے مطابق کاوشِ جدید کے لیے تیار کردہ نمونے کا فرضی پرچہ۔

Note: This is NOT an official specimen paper of Cambridge Assessment International Education.

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **For examination from 2024-2025-2026**

SPECIMEN PAPER **1 hour 45 minutes**

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer all questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

مشق نمبر: 1

درجِ ذیل پوسٹر پڑھیے اور صفحے کی دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیے۔

اپنے سرسبز مستقبل کے لیے پیڑ لگائیے۔

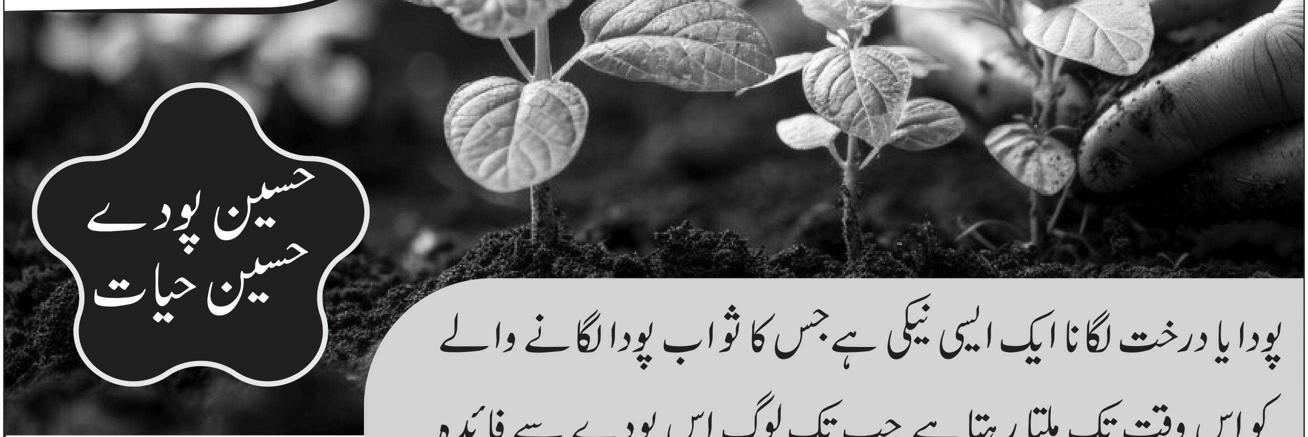

پودا یا درخت لگانا ایک ایسی نیکی ہے جس کا ثواب پودا لگانے والے کو اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک لوگ اس پودے سے فائدہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اسی لیے اسے صدقۂ جاریہ کہا جاتا ہے۔

19 فروری سے گلشن پارک سے

درخت لگاؤ مہم

کا آغاز ہو رہا ہے۔

- زمین کو موسمی تبدیلیوں سے بچانے کے لیے درخت لگائیے۔
- زمین کو سیلاب سے بچانے کے لیے درخت لگائیے۔
- زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لیے درخت لگائیے۔

وطن عزیز سے محبت رکھنے والے مخیرّ زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔
ہماری تنظیم ''سرسبز پاکستان'' کے دفاتر سے مفت درخت حاصل کیجیے۔

سوال نمبر :1–6

1 درخت لگانے کا مُستقبل سے کیا تعلق ہے؟

[1] ....

2 درخت لگانے کی مُہم میں کِس طرح حصّہ لیا جا سکتا ہے؟

[1] ....

3 مُفت درخت کہاں سے حاصل کریں؟

[1] ....

4 درخت لگانے کے کوئی سے دو فائدے لکھیے۔

....

[2] ....

5 درخت لگانے کو صدقہ جاریہ کیوں کہا جاتا ہے؟

....

[2] ....

6 درخت لگانے کی مُہم کب شروع ہو رہی ہے؟

[1] ....

[کُل: 8]

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

A اگر ہم شیر شاہ سُوری کی بنائی جی ٹی روڈ کے ذریعے لاہور میں داخل ہوں تو دریائے راوی کے پار کرتے ہی کچھ ہی دیر میں ہماری نظر سنگِ سُرخ سے بنی ایک عظیمُ الشّان عِمارت ''بادشاہی مسجد'' پر پڑتی ہے۔ جو اپنی شان، اپنے جلال اور خوب صُورتی میں بے مِثال ہونے کے ساتھ ساتھ لاہور کی تاریخی عظمت کا بھی ایک شاہ کار ہے۔ یہ مسجد اِسلام آباد میں موجود فیصل مسجد کے بعد پُورے پاکستان اور جُنوبی ایشیا میں دُوسری بڑی اور دُنیا کی پانچویں بڑی مسجد ہے۔ جسے برِّصغیر کے ایک مشہور مُغل بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر نے 1673 میں لاہور کے شاہی قلعے کے بالکل سامنے تعمیر کروایا۔ شاہی قلعے سے اِس مسجد میں آنے جانے کے لیے اِس کے بالکل سامنے قلعے میں ایک اور دروازہ تعمیر کروایا جسے عالم گیری دروازہ کہا جاتا ہے۔ اِس مسجد میں چار مینار، ایک بڑا گُنبد، دو چھوٹے گُنبد اور ایک بڑا صحن بنایا گیا۔ یہ صحن 278,784 مُربّع فِٹ (Square Feet) وسیع ہے۔ اگر صحن اور مسجد کے دیگر حصّوں کو مِلائیں تو اِس میں بیک وقت 60 ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

B مُنفرد اندازِ تعمیر، خُوب صُورت گُنبدوں، بلند و بالا میناروں، وسیع و عریض صحن، باکمال آرائش و زیبائش، خُوب صُورت گُل کاری اور نقّاشی کی وجہ سے یہ مسجد دیگر تاریخی عمارات میں مُنفرد حیثیت کی مالک ہے۔ اِس کے چاروں میناروں میں سے ہر ایک کی بُلندی تقریباً 176 فٹ ہے۔ ہر مینار کی چار منزلیں ہیں جن میں اُوپر تک جانے کے لیے گولائی میں سیڑھیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ اِن میناروں سے دریائے راوی کے پار موجود جہانگیر کے مَقبرے کے مینار دِکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اِن میناروں کی خاص بات یہ ہے کہ آپ جس بھی مینار پر ہوں آپ کو جہانگیر کے مقبرے کے چار میناروں میں سے تین دکھائی دیں گے۔ چوتھا دکھائی نہیں دیتا۔ یقیناً یہ محض حُسنِ اتّفاق نہیں بلکہ اُس دور کے کاری گروں کی کاری گری اور فنِ تعمیر کی مہارت کی ایک مثال ہے۔ اِس مسجد کے صحن میں داخل ہوں تو سامنے سفید گُنبد، مینار اور نماز کے لیے بنائے گئے ہال کے محراب ایک رُوحانی منظر پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے صحن میں قدم رکھتے ہی قلبی سُکون کا احساس ہوتا ہے۔ تعمیر کی یہ شاہ کار مسجد زمین سے کافی بُلند ایک بہت بڑے چبوترے پر بنائی گئی ہے جو سنگِ سُرخ سے تیار کیا گیا ہے۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب ہم مسجد کے قریب ہوتے ہیں تو اِس مسجد کا مرکزی دروازہ ساری مسجد کی خُوب صُورتی کو بیان کر دیتا ہے۔

C بادشاہی مسجد اور شاہی قلعے کے درمیان ایک باغ بنایا گیا ہے جسے ''حضوری باغ'' کا نام دیا گیا ہے۔اِس باغ میں سنگِ مرمر سے ایک خُوب صُورت بارہ دَری بھی بنائی گئی ہے۔ اِس باغ کو خُوب صُورت پودوں، درختوں، پھولوں اور راہداریوں سے سجایا گیا ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک باغ ہے لیکن شاہی قلعے اور بادشاہی مسجد کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے اِس کی خُوب صُورتی کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ جہاں یہ باغ اِس مسجد کی شان وشوکت اور خُوب صُورتی کو بڑھاتا ہے وہیں شاہی قلعے کی شان میں بھی اِضافہ کرتا ہے۔ اگر ہم مسجد کے مرکزی دوازے کی طرف موجود سُرخ سیڑھیوں پر ہوں اور ہمارے سامنے مسجد کا مرکزی دروازہ ہو تو ہمیں بائیں طرف سنگِ سُرخ سے بنی ایک خُوب صُورت عمارت دِکھائی دیتی ہے جو شاعرِ مشرق محمّد علاّمہ اِقبالؒ کی آخری قیام گاہ ہے۔ اُس مسجد کی طرح یہ مقبرہ بھی خُوب صُورتی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔اِس کی مشرق اور جنوب میں ایک ایک دروازہ ہے اور شمالی دیوار میں سنگِ مرمر کی جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ مزار پر قُرآنی آیات کَندہ کی گئی ہیں جب کہ دیواروں پر علاّمہ اِقبالؒ کی اپنی ہی کتاب ''زبُورِ عجم'' سے چھ اَشعار منتخب کر کے خطاطی کی گئی ہے۔اِس مزار میں استعمال ہونے والا پتّھر افغانی لوگوں کی طرف سے تُحفتاً فراہم کیا گیا تھا۔

D بادشاہی مسجد لاہور کا ڈیزائن جامع مسجد دہلی سے مشابہ ہے جس میں اسلامی، ایرانی، مشرق وُسطیٰ اور ہندوستانی فنِ تعمیر کی ملی جلی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مسجد کے صحن کے سامنے ایک وسیع وعریض ہال ہے جب کہ دائیں اور بائیں برآمدے بنائے گئے ہیں۔ جو اس ہال کی خُوب صُورتی اور وَجاہت میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس ہال کی دیواروں اور چھت پر انتہائی اعلیٰ پائے کی گُل کاری اور نقّاشی کی گئی ہے۔ اِس کے علاوہ اس ہال میں مختلف النوع قیمتی پتّھر بھی استعمال کیا گیا ہے۔اس ہال میں ہوا کے آنے جانے کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسجد کا ہال اور اس کے برآمدے گرمیوں میں موسم کی حِدّت کا احساس نہیں ہونے دیتے۔ بڑے دروازے اور محراب ومنبر کے اوپر آیات وکلمہ مُبارک بھی لکھا گیا ہے۔اِس مسجد کے مرکزی دروازے سے اس کے صحن میں داخل ہوں تو دائیں طرف کی عمارت میں ایک عجائب گھر بھی بنایا گیا ہے جس میں بہت سے متبرکات رکھے گئے ہیں۔ بتانے والے بتاتے ہیں کہ یہ متبرکات مشہور بادشاہ امیر تیمور یہاں لایا تھا۔مختلف ادوار میں اس مسجد کو نقصانات بھی پہنچائے گئے۔ 1850 سے اِس کی مرمت کا آغاز ہوا اور 1960 میں مکمل کی گئی۔ اِس مرمت نے اِس مسجد کے حسن کو چار چاند لگا دیے۔ بعد میں اس مسجد کے صحن کو سُرخ پتّھر سے بھی آراستہ کیا گیا۔مختصر یہ کہ بادشاہی مسجد لاہور آج بھی مُغلوں کی عظمت، اُن کے تعمیری ذوق وشوق اور جاہ وجلال کی ایک عالی شان تصویر ہے۔

سوال نمبر :7–15

نیچے دیے جُملوں (7 تا 15) کو غور سے پڑھیں۔ اس پیراگراف (A-D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔
کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔

مثال: بادشاہی مسجد میں ایک عجائب گھر بھی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☑

7 علاّمہ اقبال کے مزار میں انھی کی ایک کتاب کے اشعار لکھے گئے ہیں۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

8 سنگِ سُرخ سے بنی بادشاہی مسجد کی عمارت لاہور کی تاریخی عظمت کا ایک شاہ کار ہے۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

9 شاہی مسجد لاہور کے طرزِ تعمیر میں کئی اسلامی ممالک کے فنِ تعمیر کی خصوصیات کا مُشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

10 بادشاہی مسجد سُرخ رنگ کے ایک چبُوترے پر بنائی گئی ہے۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

11 بادشاہی مسجد اپنے فنِ تعمیر کی وجہ سے تاریخی عمارات میں ایک مُنفرد حیثیت رکھتی ہے۔

[1] A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

12 شاہی مسجد کے ہال میں قیمتی پتّھر بھی استعمال کیا گیا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

13 بادشاہی مسجد کے کسی بھی مینار سے جہانگیر کے مقبرے کے مینار دیکھے جا سکتے ہیں۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

14 مسجد کے مرکزی دروازے تک پہنچنے کے لیے سُرخ پتّھر کی سیڑھیوں سے گُزرنا پڑتا ہے۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

15 لاہور کے شاہی قلعے میں عالم گیری دروازہ اورنگ زیب کے دور میں تعمیر کیا گیا۔

[1]

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐

[کُل: ۹]

مشق نمبر: 3

عبدالستّار ایدھی کے حوالے سے دیے گئے مضمون کو پڑھیں اور دِیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

والدہ نے اپنے بچّے کو اسکول جاتے ہوئے دو پیسے دیتے ہوئے کہا کہ ایک پیسہ خرچ کر لینا اور دوسرا کسی غریب یا حق دار کو دے دینا۔ جب عید آتی تو اِس بچے کو غریب بچوں میں عیدی بانٹنے کی ذمّہ داری بھی دی جاتی۔ یہ بچّہ عبدالستّار ایدھی تھا۔ بچپن سے ہی اِس بچّے کو ایسی تربیت ملی کہ وہ دُوسروں کی مدد کرنے میں پہل کرتا اور اپنے دوستوں کو بھی فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی ترغیب دیتا۔ گیارہ برس کی عُمر میں اِس بچے کو ماں کی بیماری کے سانحے سے گزرنا پڑا۔ اُنھوں نے اپنی ماں کی تیمارداری کرتے ہوئے بہت کچھ سیکھا۔ بچپن میں ہی دُوسروں کی تکلیف میں مدد کرنے کی تربیت پانے والا یہ بچّہ جب بڑا ہوا تو اپنے بڑے بڑے فلاحی کاموں کی وجہ سے پوری دُنیا میں مشہور ہو گیا۔

عبدالستّار ایدھی یکم جنوری 1928 ہندوستانی ریاست گُجرات میں پیدا ہوئے۔ مُختلف وجُوہات کی بنا پر تعلیم کے حُصول پر توجّہ نہ دے سکے اور گیارہ برس کی عمر میں ہی کپڑے کے ایک تاجر کی دُکان پر پانچ روپے ماہانہ پر مُلازمت شروع کی۔ جب پاکستان بنا تو وہ اپنے خاندان کے ہمراہ کراچی مُنتقل ہو گئے۔ اُس وقت اِن کی عُمر تقریباً اِکیس برس تھی۔ پاکستان آنے کے بعد ابتدا میں ایدھی صاحب نے اپنے خاندان کے ہمراہ بہت مُشکل وقت گُزارا۔ شُروع شُروع میں وہ شدید معاشی ابتری کا شکار رہے۔ وہ شادیوں میں برتن دھونے جاتے، دُودھ اور اخبار فروخت کرتے۔ مگر اِن حالات میں بھی وہ اپنی اِس چھوٹی سی آمدن کا ایک حصّہ چھوٹی موٹی فلاحی سرگرمیوں پر لگا دیتے۔ فلاحی کاموں سے اُن کی وابستگی کو دیکھتے ہوئے جلد ہی اُنھیں تھوڑا بہت چندہ بھی ملنا شروع ہو گیا تھا۔ 1951 میں اُنھوں نے کچھ جمع پونجی سے ایک ڈاکٹر کے ساتھ مل کر ایک کمرے پر مُشتمل ایک ڈسپنسری کھول لی جہاں مریضوں کا مُفت علاج ہوتا تھا۔ یہیں اُنھوں نے ادویات اور طِب کے حوالے سے ابتدائی معلومات بھی حاصل کر لیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ اُنھوں نے یہیں اپنے کچھ دوستوں کو نادار بچّوں کو پڑھانے پر بھی معمور کر دیا۔

ایدھی صاحب بہت سادگی پسند انسان ہونے کی وجہ سے بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اکثر وہ رات کو اپنی ڈسپنسری کے سامنے ہی بنچ پر سو جاتے۔ ڈسپنسری کے باہر سونے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ضرورت مند کو فوری مدد فراہم کی جائے۔

1957 میں زکام کی جان لیوا وبا پھیلی تو ایدھی صاحب نے کراچی کے گردونواح میں ٹینٹ لگا کر چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں قائم کر دیں۔ جہاں پر مریضوں کا مفت علاج ہوتا تھا اور اُنھیں ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی تھیں۔ اُس دوران مخیّر حضرات (خیرات دینے والے لوگ) نے بھی اُن کی مدد کرنا شروع کر دی۔ یوں اُنھوں نے کچھ روپیہ جمع کر کے ایک عمارت میں ایدھی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ پھر اُنھوں نے ایک ایمبولینس بھی خرید لی جس کی وجہ سے انھیں مریضوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے

میں آسانی پیدا ہوگئی۔ اُنھوں نے اِس ایمبولینس کا نام ''غریب وین'' رکھا۔ خاص بات یہ تھی کہ اِس ایمبولینس کو ایدھی خود ہی چلاتے اور ان کی بیگم بلقیس ایدھی اِس میں نرس کے فرائض انجام دیتیں۔

عبدالسّتار ایدھی نے ہر طریقے سے ضرورت مند لوگوں کی مدد کی۔ انھوں نے یتیم خانے بنائے، ایمبولینسیں چلائیں، شفا خانے بنائے اور جب بھی قوم پر کوئی مشکل وقت آیا وہ اپنے رضا کاروں کے ساتھ وہاں پہنچے۔ ظاہر ہے ان خیراتی کاموں کے لیے روپے پیسے کی ضرورت ہے جس کے لیے ایدھی کشکول لے کر بھی خیرات حاصل کرنے کے لیے نکلے اور مخیّر حضرات کے پاس بھی پہنچے۔ لوگ ایدھی کی ایمانداری پر اعتماد کرتے ہوئے اِن کے خیراتی کاموں میں دل کھول کر حصّہ لیتے ہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ لوگ میری آواز پر لبّیک کہتے ہیں اور خواتین تو اپنا زیور تک اُتار کر میرے سامنے رکھ دیتی ہیں۔

آج پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دُنیا میں ایدھی کی ایمبولینس گاڑیاں اور ہیلی کاپٹرز اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ جب 2001 میں امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ رونُما ہوا تو ایدھی نے متاثرین کے لیے ایک سو ہزار ڈالر کا عطیہ جمع کروایا۔ حکومت پاکستان نے ایدھی کی خدمات کو سراہتے ہوئے اُنھیں تمغۂ حُسنِ کارکردگی سے نوازا۔

اُنھوں نے ایک انٹرویو میں بتایا۔

''ایدھی ٹرسٹ کے اخراجات گھر سے بالکل الگ ہیں اور ٹرسٹ کا ایک پیسہ بھی ذاتی طور پر استعمال نہیں کرتا۔''

ایدھی کے بہ قول انھیں چار ایوارڈ ملے جس میں شیخ زید بن سُلطان ایوارڈ بھی شامل ہے جس کی مالیت 10 لاکھ روپے ہے۔ تمام ایوارڈ کی مالیت تقریباً 32 کروڑ روپے ہے۔ ذاتی جائیداد میں میٹھا در والا مکان جو شروع میں 1300 روپے کا خریدا گیا تھا وہ بلقیس ایدھی کے نام پر ہے جبکہ چھاپہ گلی والا چھوٹا سا مکان اِن کے اپنے نام ہے۔ گھر کے خرچ کے لیے پہلے دُکانیں تھیں وہاں سے بھی کرایہ آتا تھا۔ اگر اخراجات سے کچھ پیسہ بچتا ہے تو وہ بھی ایدھی ٹرسٹ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

آج ایدھی اس دنیا میں موجود نہیں لیکن ایدھی فاؤنڈیشن کی صُورت میں لگایا ان کا پودا پھل پھول رہا ہے اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کر رہا ہے۔

سوال نمبر 16–19:

عبدالستّار ایدھی کے بارے میں دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سُرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کیجیے۔

16 عبدالستّار ایدھی کے بچپن میں دوسروں کی مدد کی تربیت کے دو طریقے:

....

[2] ....

17 عبدالستّار ایدھی کی ابتدائی زندگی کی مُشکلات:

....

....

[3] ....

18 فلاحی سرگرمیوں کا آغاز:

....

[2] ....

19 ایدھی فاؤنڈیشن کا آغاز:

....

[2] ....

[کُل: 9]

مشق نمبر: 4

مشق نمبر تین میں عبدالسّتار ایدھی سے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ عبدالسّتار ایدھی کی ابتدائی زندگی اور ان کی خدمات پر ایک خلاصہ لکھیے۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- خُلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مُشتمل ہو۔
- جہاں تک ممکن ہو خُلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔
- خُلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرزِ تحریر اور زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

.... [کُل:10]

مشق نمبر : 5

21 اے ۔ جے ۔سی کمپنی کے ڈائریکٹر کے نام ملازمت کے حُصول کے لیے ایک درخواست لکھیے ۔

اپنی درخواست میں مندرجہ ذیل نکات شامل کیجیے ۔

- آپ کواِس ملازمت کا کس طرح پتا چلا ؟ اوراس ملازمت کی نوعیت
- آپ کی مکمل تعلیم اور کام کا تجربہ
- آپ کی ایسی مہارات جو آپ کو آپ کے کام میں مدد دے سکتی ہیں ۔

درخواست 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے ۔مواد کے 6 جب کہ زبان اور طرزِ تحریر کے 8 نمبر ہوں گے ۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کُل: 14]

Syllabus 3248

Paper-1

Cambridge O Level

Second Language Urdu 3248

BOOKMARK

نظر ثانی شُدہ طباعت دوم

کاوشِ جدیدُ

نصاب برائے امتحانات 2024-2025-2026

نمونے کے دوسرے پرچے
کی کلید

Marking Scheme - 2
(For Paper 1)

غلام وارث اقبال

نمونے کے دوسرے پرچے کی کلید

Marking Scheme - 2 (For Paper 1)

Cambridge O Level

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **For examination from 2024-2025-2026**

MARK SCHEME

Maximum Mark: 50

Note: This is NOT an official Marking Scheme of Cambridge Assessment International Education.

Generic Marking Principles:

پرچہ چیک کرنے کے چند اہم اُصول:

These general marking principles must be applied by all examiners when marking candidate answers. They should be applied alongside the specific content of the mark scheme or generic level descriptions for a question. Each question paper and mark scheme will also comply with these marking principles.

پرچہ چیک کرنے کے یہ عام اُصول اُمیدواروں کے جوابات کو چیک کرتے ہوئے مُمتحن پر لاگو ہوتے ہیں۔ یہ اُصول نمبروں کی تقسیم کے مخصوص مواد اور سوالات کے حوالے سے دی گئی تمام ہدایات پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ ہر سوالیہ پرچہ اور اُس کی کلید (Mark Scheme) اِن اُصولوں کے تابع ہوگی۔

نوٹ:

یہ پرچہ کیمبرج کی طرف سے جاری کردہ نمونے کے پرچے اور نصاب کے مطابق محض مشق کے لیے بنایا گیا ہے۔ پرچہ اور پرچے کی کلید (Mark Scheme) کیمبرج کی طرف سے جاری کردہ نمونے کے پرچے کے مطابق بنائی گئی ہے۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 1:

Marks must be awarded in line with:

- the specific content of the mark scheme or the generic level descriptions for the question.
- the specific skills defined in the mark scheme or in the generic level descriptions for the question.
- the standard of response required by a candidate as exemplified by the standardisation scripts.

عمومی اُصول ۱:

نمبر اِن اُصولوں سے ہم آہنگ ہوں گے۔

- نمبروں کی تقسیم کے مخصوص مواد یا سوالات کی جانچ کے بیان کردہ معیار سے
- نمبروں کی تقسیم کے حوالے سے بیان کردہ مخصوص مہارات سے یا سوالات کی جانچ کے بیان کردہ معیار سے
- اُمیدواروں سے مُتوقّع معیار سے (معیار سے مُتعلق بیان کے مُطابق)

GENERIC MARKING PRINCIPLE 2:

Marks awarded are always **whole marks** (not half marks, or other fractions).

عمومی اُصول۲:

نمبر ہمیشہ پُورے (whole marks) دیے جاتے ہیں (نِصف نہیں یا کوئی اور ترتیب نہیں، یعنی سوال کے اگر ایک نمبر ہیں تو ایک نمبر دیا جائے گا۔ نصف یا اس کا نصف نہیں۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 3:

Marks must be awarded **positively**:

- marks are awarded for correct/valid answers, as defined in the mark scheme. However, credit is given for valid answers which go beyond the scope of the syllabus and mark scheme, referring to your Team Leader as appropriate
- marks are awarded when candidates clearly demonstrate what they know and can do marks are not deducted for errors
- marks are not deducted for omissions
- answers should only be judged on the quality of spelling, punctuation and grammar when these features are specifically assessed by the question as indicated by the mark scheme. The meaning, however, should be unambiguous.

عمومی اُصول ۳:

نمبر دیتے ہوئے **مثبت** رویّہ رکھا جائے گا:

- نمبر سوال کے مُطابق دُرست اور معقول جواب کو ہی دیے جاتے ہیں۔ تاہم کلید (Marking Scheme) اور نصاب کی جانچ کے معیار سے بُلند جوابات کو نظر انداز کرنے کے بجائے ترجیح دی جاتی ہے۔ ٹیم لیڈر سے بھی رابطہ کیا جاتا ہے۔
- اُن اُمیدواروں کے جوابات کو نمبر دیے جاتے ہیں جو سوال کے مُطابق اپنے جواب میں اپنے علم کو وضاحت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔
- اَغلاط کی صُورت میں نمبر نہیں کاٹے جائیں گے۔ (اِس کی مثال یُوں ہے کہ جواب میں مواد اور زبان دُرست ہے مگر ہجّوں کی کچھ غلطیاں ہیں تو ایسی صُورت میں نمبر نہیں کاٹے جائیں گے۔)
- جوابات کی جانچ کے دوران صرف اور صرف اُن ہجّوں کے معیار، علاماتِ اوقاف اور قواعد کی جانچ کی جاتی ہے جن کی جانچ سوال اور مارکنگ اسکیم میں خاص طور پر واضح کی گئی ہے۔ تاہم کُلّی جوابات اَبہام سے پاک ہونا ضروری ہیں۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 4:

Rules must be applied consistently, e.g. in situations where candidates have not followed instructions or in the application of generic level descriptions.

عمومی اُصول ۴:

ایسی صُورت میں اُصولوں کی باقاعدگی اور سختی سے پاسداری کی جاتی ہے جب اُمیدوار ہدایات یا عمومی نوعیت کی وضاحت کو سمجھنے سے قاصر ہو۔

GENERIC MARKING PRINCIPLE 5:

Marks should be awarded using the full range of marks defined in the mark scheme for the question (however; the use of the full mark range may be limited according to the quality of the candidate responses seen).

عمومی اُصول ۵:

مارکنگ اسکیم میں واضح کیے گئے طریقے کے مطابق لکھے گئے جوابات کو پُورے نمبر دیے جاتے ہیں۔ (تاہم، سوالات کی ہدایات اور کلید (Marking Scheme) کے مُطابق دیے گئے اُمیدوار کے غیر معیاری جوابات کو پُورے نمبر دینے کے بجائے اُن کے جوابات کے معیار کے مطابق نمبر دیے جاتے ہیں۔)

GENERIC MARKING PRINCIPLE 6:

Marks awarded are based solely on the requirements as defined in the mark scheme. Marks should not be awarded with grade thresholds or grade descriptions in mind.

عمومی اُصول ٦:

نمبروں کی تفویض کا دارومدار مُکمل طور پر کلید (Marking Scheme) میں دیے گئے معیار کے مطابق ہے۔ نمبر کسی بھی صورت میں گریڈ تھریش ہولڈ یا اذہان میں موجود گریڈ یا نمبروں پر نہیں ہوتا۔

Assessment objectives

جانچ کے مقاصد

The assessment objectives (AOs) are:

جانچ کے مقاصد یہ ہیں:

AO1: Reading

R1 identify and select relevant information
R2 understand ideas, opinions and attitudes
R3 show understanding of the connections between ideas, opinions and attitudes
R4 understand what is implied but not directly stated, e.g. gist, writer's purpose, intention and feelings

AO1: پڑھائی کے مقاصد

R1 مُتعلّقہ معلومات کی شناخت اور انتخاب کرتے ہیں۔
R2 خیالات، آرا اور رویّوں کو سمجھتے ہیں۔
R3 خیالات، آرا اور رویّوں کے درمیان تعلُّق کی سمجھ کا اظہار کرتے ہیں۔
R4 اُن اِشارات اور مضمرات کو سمجھتے ہیں جو کسی بھی تحریر میں موجود تو ہوتے ہیں لیکن مُصنّف نے واضح نہیں کیے ہوتے مثلاً لِکھت یا تحریر کا لُبِ لُباب، لکھنے والے کا مقصد، اِرادے اور اِحساسات وغیرہ۔

AO2: Writing

W1 communicate information/ideas/opinions/key points clearly, accurately and effectively
W2 organise ideas into coherent paragraphs using a range of appropriate linking devices
W3 manipulate the target language accurately to use appropriate examples of grammatical structures and vocabulary in context
W4 show control of punctuation and spelling
W5 use appropriate register and style/format for the given purpose and audience

AO2: تحریر کے مقاصد

W1 معلومات/تصوّرات/آرا/ اہم نِکات کو واضح اور بہتر طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

W2 تحریر میں حروفِ ربط کا درست استعمال کرتے ہوئے خیالات کو مربُوط پیراگراف میں ترتیب دیتے ہیں۔

W3 تحریر میں اُردو زبان کے قواعد اور الفاظ کو سیاق وسَباق کے اندر رہتے ہوئے دُرست مِثالوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

W4 تحریر میں رموزِ اوقاف اور املا کا دُرست استعمال کرتے ہیں۔

W5 تحریر میں سامعین اور دِیے گئے مقاصد کے مطابق موزوں طریقہ یا ہیئت استعمال کرتے ہیں۔

Overview of exercises on Paper 1

Exercise	Task type	Reading objectives tested	Marks for Reading objectives	Writing objectives tested	Marks for Writing objectives	Total available marks
1	Short answer reading	R1, R2, R3, R4	8			8
2	Multiple matching	R1, R2, R3	9			9
3	Note-making	R1, R2, R3, R4	9			9
4	Summary	R2, R3	4	W1, W2, W3, W4, W5	6	10
5	Writing exercise			W1, W2, W3, W4, W5	14	14
Total marks						50

Exercise 1

Question	Answers	Marks
1	درج ذیل میں سے کوئی ایک جواب: درخت لگانے کا مُستقبل سے یہ تعلق ہے کہ مُستقبل سرسبز ہوتا ہے۔ درخت لگانے سے مُستقبل سرسبز ہوتا ہے۔	1
2	زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر درخت لگانے کی مُہم میں حصّہ لیا جاسکتا ہے۔	1
3	درجِ ذیل میں سے کوئی ایک جواب: مُفت درخت حاصل کرنے کے لیے تنظیم ''سرسبز پاکستان'' سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ تنظیم ''سرسبز پاکستان'' سے مُفت درخت حاصل کیے جاسکتے ہیں۔	1
4	درجِ ذیل میں سے کوئی سے دو فائدے: • درخت زمین کو موسمی تبدیلی سے بچاتے ہیں۔ • درخت زمین کو سیلاب سے بچاتے ہیں۔ • درخت زمین کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں۔	2
5	درخت لگانے کے عمل کو صدقۂ جاریہ اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا ثواب درخت لگانے والے کو اُس وقت تک ملتا رہا ہے جب تک لوگ اُس درخت سے فائدہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔	2
6	درخت لگانے کی مہم 16 فروری سے شروع ہو رہی ہے۔	1

Exercise 2

Question	Answers	Marks
7	C	1
8	A	1
9	D	1
10	B	1
11	B	1
12	D	1
13	B	1
14	C	1
15	A	1

Exercise 3

Question	Answers	Marks
16	عبدالستّار ایدھی کی والدہ بچپن میں اُنھیں دو پیسے دے کر فرماتیں تھیں کہ ایک پیسہ خرچ کر لینا اور دوسرا کسی غریب یا حق دار کو دے دینا۔ جب عید آتی تو عیدی بانٹنے کی ذمہ داری بھی ایدھی کو دی جاتی۔	2
17	غربت کی وجہ سے ایدھی تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ گیارہ سال کی عمر میں ہی کپڑے کی دُکان پر مُلازمت کرنا پڑی۔ معاشی بدحالی کی وجہ سے شادیوں پر برتن دھوتے رہے اور دودھ اور اخبار بیچ کر گُزر بسر کرتے رہے۔	3
18	1951 میں اُنھوں نے ایک چھوٹی سی ڈسپنسری کھول کر فلاحی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ جہاں مریضوں کا مُفت علاج کیا جاتا۔ اِسی جگہ اُن کے کچُھ دوست غریب بچوں کو تعلیم دیتے تھے۔	2
19	1957 میں زُکام کی وَبا پھیلی تو آپ نے لوگوں کے علاج اور ادویات کی مُفت فراہمی کے لیے ڈسپنسریاں قائم کیں۔ مخیّر حضرات کی مدد سے ایک عمارت میں ''ایدھی فاؤنڈیشن'' کا آغاز کیا اور ایک ایمبولینس بھی خرید لی۔	2

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	عبدالستّار ایدھی یکم جنوری 1928 کو ہندوستانی ریاست گُجرات میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی غُربت اور بدحالی دیکھی۔ کبھی کپڑوں کی دکان پر مُلازمت کی تو کبھی شادیوں پر برتن دھوئے، کبھی دُودھ بیچا تو کبھی اخبار فروخت کیے۔ والدہ نے بچپن سے ہی دُوسروں کی مدد کی تربیت کی تھی اس لیے جو کماتے اُس میں سے کچُھ حصّہ ضرورت مندوں کو دے دیتے۔ انھوں نے اپنی فلاحی سرگرمیوں کا آغاز ایک ڈسپنسری سے کیا۔ پھر 1957 میں ''ایدھی فاؤنڈیشن'' کی بنیاد رکھی۔ اِسی فاؤنڈیشن نے ایمبولینس چلائیں، یتیم خانے اور شفاخانے بنوائے۔ 2001 میں ورلڈ ٹریڈ سِنٹر کے متاثرین کے لیے ایک سو ہزار ڈالر کا عطیہ جمع کروایا۔ یہ اُن کا جذبۂ خدمت تھا کہ انھوں نے ایوارڈز کی صورت میں ملنے والا پیسہ اور اپنا ذاتی گھر تک ایدھی فاؤنڈیشن کو عطیہ کر دیا۔ Both aspects of the question should be equally addressed. 2 marks + 2 marks مواد کے حوالے سے دونوں پہلوؤں کو یکساں اہمیت دی جائے گی۔ یعنی 2+2 Award up to 10 marks, with up to 4 marks for content and up to 6 marks for accurate and concise language. دس نمبروں میں سے 4 نمبر مواد کو اور 6 نمبر موزوں اور اختصار پر مبنی زبان کو دیے جائیں گے۔	10

Exercise 4

Question	Answers	Marks
	Content: مواد: **4 marks** Makes four clear points that answer the question. 4 نمبر: سوال میں دِیے گئے نِکات کے مُطابق مُکمل طور پر واضح جواب۔ **3 marks** Makes some clear points that answer the question. 3 نمبر: سوال میں دِیے گئے نِکات کے مُطابق کافی حد تک واضح جواب۔ **2 marks** Makes one or two points relevant to the question. 2 نمبر: سوال کے مُطابق ایک یا دو نِکات میں جواب۔ **1 mark** Content has limited relevance to the question. 1 نمبر: سوال کے مُطابق بہت ہی محدود مواد۔ **0 marks** No creditable response. 0 نمبر: نمبر حاصل کرنے کے لیے کُچھ لکھا ہی نہیں گیا۔ **Language:** زبان: **6 marks** Very good attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. A concise summary. Wide range of vocabulary and grammatical structures, used accurately. Assured control of punctuation and spelling. 6 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک بہترین کوشش۔اِختصار کے مطابق ایک بہترین خُلاصہ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد دُرست اور بہترین استعمال۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں کا دُرست اور بہترین استعمال	

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	**5 marks** Good attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. Good range of vocabulary and grammatical structures, used accurately. Good control of punctuation and spelling. 5 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک بہتر کوشش ۔اِختصار کے مطابق ایک بہتر خلاصہ۔ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد دُرست اور بہتر استعمال ۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں کا دُرست اور بہتر استعمال **4 marks** Reasonable attempt to use own words and to organise and sequence points cohesively. A range of vocabulary and grammatical structures, used mostly accurately. Some inaccuracies of punctuation and spelling but these do not obscure meaning. 4 نمبر: رَبط کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں کی گئی ایک معقول کوشش ۔ وُسعت کے حامل ذخیرۂ الفاظ اور اُردو زبان کے قواعد کا کافی حد دُرست استعمال ۔ رموزِ اوقاف اور ہجّوں میں کچھ اَغلاط کی کُچھ غلطیاں لیکن یہ معانی کو مُبہم نہیں کرتیں ۔ **3 marks** Some reliance on language from the text, but with an attempt to organise and sequence points. Satisfactory use of language, although sometimes inaccuracies obscure the meaning. 3 نمبر: متن کی ہی زبان پر کچھ اِنحصار، لیکن نِکات میں رَبط کو برقرار رکھنے کی کوشش ۔ زبان کا تسلّی بخش استعمال اگرچہ کچھ غلطیاں معانی میں ابہام پیدا کرتی ہیں ۔	

Exercise 4

Question	Answers	Marks
20	**2 marks** Mainly reliant on language from the text with no attempt to organise and sequence points cohesively. Inaccuracies of vocabulary, grammatical structures, punctuation and spelling make the meaning frequently unclear. **2 نمبر:** متن پر ہی مکمّل طور پر انحصار کیا گیا ہے نکات کو مربط طریقے سے بیان کرنے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ املا قواعد اور رموزِ اوقاف کی اغلاط معانی اور مفہوم کو غیر واضح بناتی ہیں۔ **1 mark** Copying entirely from text with little or no use of own words. Multiple language inaccuracies. **1 نمبر:** متن سے ہی نقل کیا گیا ہے اور اپنے الفاظ میں استعمال نہیں کیا گیا۔ زبان کی کثیر اغلاط موجود ہیں۔ **0 marks** No creditable response. **0 نمبر:** نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔	

Exercise 5

Question	Answers	Marks
21	Award up to 6 marks for content and up to 8 marks for the style and accuracy of language. مواد کے لیے 6 نمبر تک جب کہ زبان اور اسلوب (طرزِ تحریر) کی دُرستی کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔ **Content:** (2 marks for each point. This could be either two separate points or a point and an elaboration of the same point.) **اشارات پر مبنی مواد:** • آپ کو اس ملازمت کا کس طرح پتا چلا؟ اور اس ملازمت کی نوعیت • آپ کی مکمل تعلیم اور کام کا تجربہ • آپ کی ایسی مہارات جو آپ کو آپ کے کام میں مدد دے سکتی ہیں۔	14

Exercise 4

Question	Answers	Marks
21	**Table A** جدول الف:	

Level	Content: relevance and development of ideas مواد: خیالات سے مُطابقت اور پیش رَفت **Description** تفصیلات	Marks
3	• Fulfils the task, with appropriate register and a good sense of purpose and audience. • Ideas are well developed and communicated effectively at appropriate length. • Effectively organised and coherent. • کام (Task) مقاصد کے مطابق اور سامعین کی موزوں سمجھ کا اظہار کرتا ہے۔ • خیالات موزوں حدِّالفاظ کے مُطابق بہترین طریقے سے بڑھاتے ہوئے پیش کیے گئے۔ • مواد کو مربُوط طریقے سے پیش کیے گئے۔	5–6
2	• Fulfils the task, with mostly relevant points. The register may not be consistent. Demonstrates a reasonable sense of purpose and audience. • Although ideas are adequately developed, communication is sometimes unclear. • Generally well organised and coherent. • کام (Task) کافی حدتک اشارات کے مُطابق ہے۔ تاہم رَبط کا فُقدان رہا۔ کام (Task) مقاصد اور سامعین کی موزوں سمجھ کا اظہار کرتا ہے۔ • اگرچہ خیالات مناسب طریقے سے اِستوار کیے گئے تاہم اظہار بعض اوقات غیر واضح ہے۔ • مجموعی طور پر اچھا مربُوط اور مُنظّم ہے۔	3–4
1	• Limited engagement with the task, with few relevant points. Inappropriate register and insufficient awareness of purpose and/or audience. • There is some attempt at development of ideas, although in places this is incomplete and/or repetitive. • Organisation may lack coherence.	1–2

Exercise 4

<table>
<tr><th>Question</th><th>Answers</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td>21</td><td>
<table>
<tr><th>Level</th><th>Description تفصیلات</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td></td><td>• کچھ نکات کے ساتھ کام (Task) کافی حد تک محدُود نوعیت کا ہے۔ غیر موزوں کُلّی سمجھ اور مقاصد اور سامعین سے آگہی کافی نہیں۔
• خیالات کو بڑھانے میں کچھ پیش رفت موجود ہے تاہم یہ نامُکمّل بھی ہے اور بات کو غیر موزوں حد تک دہرایا بھی گیا ہے۔
• ربط وتسلسل کا بھی فقدان ہے۔</td><td></td></tr>
<tr><td>0</td><td>• No creditable response.
• نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔</td><td>0</td></tr>
</table>
Table B
<table>
<tr><th></th><th>Language: style and accuracy
زبان: انداز اور دُرستی</th><th></th></tr>
<tr><td>Level</td><td>Description تفصیلات</td><td>Marks</td></tr>
<tr><td>4</td><td>• Uses a wide range of vocabulary and complex structures consistently and appropriately.
• Consistently appropriate style and register. Uses well-constructed and linked paragraphs.
• High level of accuracy with excellent control oflanguage. There may be a few minor errors.
• وُسعت کا حامل ذخیرۂ الفاظ اور پیچیدہ زبان کی ہیَت کا لگاتار اور موزوں استعمال کرتے ہیں۔
• زبان کا موزوں استعمال کرتے ہیں۔ مربُوط پیراگراف عُمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔
• زبان میں اعلیٰ درجے کی پُختگی اور دُرستی ہے۔ معمولی نوعیت کی اَغلاط خارج اَزاِمکان ہیں۔</td><td>7–8</td></tr>
<tr><td>3</td><td>• Uses a range of vocabulary and structures mostly appropriately.
• Appropriate style and register. Uses well-constructed paragraphs.
• Mostly accurate with good control of language. Any errors do not impede meaning.</td><td>5–6</td></tr>
</table>
</td><td></td></tr>
</table>

Exercise 4

Question	Level	Description تفصیلات	Marks
21		• زبان کی مجموعی ہیت زیادہ تر درست ہوتی ہے۔ • زبان کا موزوں استعمال کرتے ہیں۔ مربوط پیراگراف عمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ • زبان میں موزوں پختگی اور درستی ہے۔ مربوط پیراگراف عمدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اغلاط کلی مفہوم اور مطالب سمجھنے میں رکاوٹ نہیں بنتیں۔	
	2	• Uses a limited range of vocabulary and mainly simple structures. Some successful attempts to use more ambitious vocabulary. • Some attempt to use appropriate style and register. Some attempt to group ideas into paragraphs. • Uses simple structures with some control of language. Inaccuracies occur when attempting more ambitious language. Meaning is generally clear. • مجموعی طور پر عمومی نوعیت کا ذخیرۂ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ بہتر ذخیرۂ الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ • زبان کی ہیئت سادہ مگر بہتر ہے۔ • بہتر ذخیرہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے کچھ اغلاط بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ عمومی طور پر مفاہیم واضح ہیں۔	3–4
	1	• Uses basic vocabulary and simple structures. • Style and register may be inconsistent or inappropriate. Limited or no use of paragraphs. • Limited control of language. Meaning is sometimes in doubt. • بنیادی نوعیت کی زبان اور اسلوب استعمال کرتے ہیں جو کہ مستقل اور موزوں بھی نہیں ہوتی۔ • پیراگراف کا استعمال یا تو موجود نہیں ہوتا یا بہتر نہیں ہوتا۔ • مفاہیم ومعانی بعض اوقات مبہم ہوتے ہیں۔	1–2

Exercise 4

<table>
<tr><th>Question</th><th>Answers</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td>21</td><td>
<table>
<tr><th>Level</th><th>Description تفصیلات</th><th>Marks</th></tr>
<tr><td>0</td><td>• No creditable response.
• نمبر حاصل کرنے کے لیے کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔</td><td>0</td></tr>
</table>
</td><td></td></tr>
</table>